رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۴۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حب وطن از ملک سلیماں خوشتر / خار وطن از سنبل و ریحاں خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی می کرد / می گفت گدا بودن کنعاں خوشتر

کاکوری اخبار
پندرہ روزہ

سالانہ ۱ | ششماہی ۱۲

جلد | کاکوری، چہار شنبہ یکم اپریل سنہ ۴۲ء مطابق ۱۴ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ | نمبر ۲۳

ادبیات

(نعت) از منشی اعجاز حسین علوی اعجاز مرحوم، کاکوروی۔

یا محمد دیکھئے محشر کا ساماں دیکھئے / امتِ مرحوم کا حالِ پریشاں دیکھئے
سنیے سنیے نالۂ دل دور آہ دلخراش / اشک چشم ہو گاں آہ و تیاں دیکھئے
خادمان در ترے ہیں جانکنی میں مبتلا / ان مریضوں کو بھی اے عیسیٰ دوراں دیکھئے
بہہ کے رگ و پے سے دجلہ تک آیا ہے لہو / دیکھئے سرکار تعدادِ شہیداں دیکھئے
مرکز امن و اماں ہیں بیچوں خستاں منبع کفر / حال ترکاں دیکھئے احوال سلطاں دیکھئے
گو بُرے ہیں یا بھلے ہیں نام لیوا آپکے / اپنی شفقت دیکھئے انکے نہ عصیاں دیکھئے
کون سی ہے چشم جو فرطِ الم سے تر نہیں / چشم گریاں دیکھئے سیلان باراں دیکھئے

نالۂ اعجاز سنئے اے شہ ہر دو سرا
رحمۃ اللعالمیں سوئے غریباں دیکھئے

"ورنہ خدا کا نام تو "اللہ" ہے۔ اور اُس کی محبت کا منشا تو یہ ہے کہ عالم ایجاد کی بنیاد اللہ نے تیرے نام نامی اسم گرامی "محمد" (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رکھی ہے۔ ع بنام محمد خدا گفت کن۔

واہ اے خدا کے باوفا معشوق و محبوب! تو نے بھی اپنے عاشق حقیقی کا سچا عاشق ہو کر حق وفاداری خوب ہی ادا کیا کہ اپنے امتیوں کو درس شریعت جو فی الحقیقت درس محبت ہے اسی (خدا) کے نام سے شروع کرایا۔ ع بنام خدا گفت احمد بگن۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

(ماخوذ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اے پیکر رحمت! تو جمال خداوندی کی وہ تصویر ہے کہ تیری کاکل دوتا کا ظہور توحید و رسالت۔ نور و ظلمت۔ امر و خلق۔ آسمان و زمین۔ ظاہر و باطن۔ روح و جسم۔ شمس و قمر۔ روز و شب۔ ماضی و حال ہیں جن کے درمیان تیری طرح طرح کی جلوہ گری بشکل فرق ہیں۔ توحید و رسالت کے درمیان رسول اعظم۔ امر و خلق کے بیچ انسان اکمل۔ ظاہر و باطن کے درمیان تیری ہستی اکرم بشکل فرق۔ نور و ظلمت کے درمیان بصورت اسلام۔ آسمان و زمین کے درمیاں بصورت خلا۔ شمس و قمر کے مابین نور چاندنی۔ روز و شب کے مابین ضیاء صبح۔ روح و جسم کے مابین نور زندگی۔ ماضی و حال کے بیچ زمانہ حال تیری ہی انواع و اقسام کی جلوہ گری بشکل فرق ہیں۔

اے حسن خداوندی کے پرجوش! خدا کی خدائی تیرے ہی حسن آرائی پر قائم ہے۔ اگر تو نہ ہوتا تو خدا اپنی خدائی ظاہر نہ کرتا لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ۔ اے حبیب خدا! اور اے حسن خدا کی تصویر! اللہ جل شانہ تیرے حسن یکتائی پر ایسا فریفتہ ہے کہ جب تو رحمۃ اللعالمیں سے ملقب کیا گیا تو خداوند کریم نے بھی تیرے غلبۂ محبت سے اپنا نام "رحمٰن" رکھا۔

واہ اے خدا کے محبوب! بارگاہ ایزدی میں کیا ہی شان محبوبی ہے کہ سارے اسمائے صفات خدا نے تیری ہی غلوئے محبت سے اختیار کئے "

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کاکوری اخبار

جلد ۸ | چہار شنبہ یکم اپریل سنہ ۴۲ء | نمبر ۲۳

اسلامی نظام

حسب ذیل مضمون مذکور الصدر سرخی سے روزنامہ ہمدم نے اپنے حال کی اشاعت میں لکھا ہے جس کو ہم اپنے ناظرین کے افادہ کے لئے درج اخبار کرتے ہوئے اپنے ہم وطنوں سے بغور ملاحظہ کرنے اور وقت کے نزاکت کو دیکھتے ہوئے تنظیم کی جانب متوجہ ہونے کی جس قدر جلد کوشش کرنے کی استدعا کرتے ہیں۔ (اڈیٹر)

مسلمانوں کی ذہنی اور روحانی پستی کا شاید اس سے بڑھ کر کوئی نمونہ نہیں ہوسکتا کہ وہ نازی نظام اور بالشوک نظام پر تو بہت شور کرتے ہیں اور بعض جدید تعلیمیافتہ مسلمان کمیونسٹ یا سوشلسٹ نظام کے دلدادہ ہیں مگر کوئی اسلامی نظام پر نظر غائر نہیں ڈالتا جس کو یوروپ کے فلاسفر بھی دنیا کا بہترین نظام تسلیم کرتے ہیں حکماء یوروپ بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ تنظیم کے بغیر کوئی قوم عروج نہیں حاصل کر سکتی تنظیم کا جو اصول اسلام نے رائج کیا اس سے بہتر موجودہ دنیا کا فوجی ضبط و نظام بھی نہیں ہو سکتا جو لوگ حقیقت اسلام سے واقف ہیں وہ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اسلام کا بنیادی اصول تنظیم ہے جس کو خداوند عالم نے ایک نعمت قرار دیا اور قرآن پاک میں یہ ارشاد فرمایا کہ وہ قوم جس کی جہالت اور خانہ جنگی ضرب المثل تھی خونریزی و قتل و غارت گری عام طور پر رائج تھی جب آفتاب اسلام طلوع ہوا اور نور اسلام نے اس قوم کی آنکھیں کھولیں تو مواخات اسلامی کے رشتہ سے اس طرح جکڑ گئی کہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح مضبوط بن گئی اگر تاریخ کی ورق گردانی کی جائے تو یہ حقیقت آشکارا ہوگی کہ یہ محض تنظیم کی برکت تھی کہ عرب کی جنگی بھوکی وحشی قوم نے نور اسلام سے منور ہو کر ساری دنیا کو جگمگا دیا۔ ہمارے بزرگوں نے لکھا ہے ؎

دو دل یک شود بشکند کوہ را
پراگندگی آرد انبوہ را

جب ساری قوم متحد ہو کر ایک مرکز پر کھڑی ہو جائے تو دنیا کی کون طاقت اس کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ جن لوگوں کو خدا نے چشم بصیرت دی ہے وہ اس رمز کو خوب سمجھتے ہیں کہ مسلمانان ہند کی تباہی کا اصل سبب یہ ہے کہ خدا کی سب سے بڑی نعمت یعنی تنظیم سے مسلمانان ہند نے اس طرح روگردانی کی کہ ایام جاہلیت میں قوم عرب کے اندر جو خانہ جنگی پراگندگی اور جہالت ہویدا تھی وہ اب مسلمانان ہند میں نظر آ رہی ہے۔

قومی نمائندگی - دنیا کے اس وحشیانہ اصول جس کی لاٹھی اس کی بھینس کو اسلام ہی نے مٹایا اور طاقت و زور کے سامنے سرنگوں ہونے کے بجائے حق و صداقت کے سامنے سر جھکانے کا مسلمانوں کو درس دیا۔ جب فیلڈ مارشل خالد کے بجائے امیر المومنین نے ابو عبیدہ کو عساکر اسلامی کا سپہ سالار بنا دیا تو بعض لوگوں نے عرض کیا کہ خالد ابن ولید ایک مشہور جنگ آزما ہے اور ابو عبیدہ ابن جراح خالد کے برابر جنگ آزمودہ یا بہادر نہیں تو حضرت فاروق اعظم نے فرمایا کہ شجاعت تو صفت اسلام ہے جو شخص خدا کو موت و زندگی کا مالک سمجھے وہ جان کی کب پرواہ کرے ابو عبیدہ کی بڑی صفت یہ ہے کہ وہ خدا سے ڈرتا اور اسلام پر جان دیتا ہے مذہب کا شیدائی اور خدا کے نام کا فدائی ہے اس سے بڑھ کر سپہ سالاری کے لئے کون موزوں ہو سکتا ہے یہ سچ ہے کہ ابو عبیدہ اگر چیف آف دی جنرل اسٹاف تھے مگر مارشل خالد کے جیسے جن کو سیف اللہ کا خطاب تھا تلوار کے دھنی نہ تھے مگر ابو عبیدہ کے تقویٰ یعنی خدا ترسی حمیت مذہبی اور غیرت قومی نے دنیا کو اسلامی فتوحات کا وہ کرشمہ دکھایا کہ انھوں نے سلطنت شام کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور ان کی کشور کشائی ملک گیری اور بہادری نے ساری قوم سے خراج تحسین حاصل کیا آج جمہوریت کے نام سے دنیا نازاں ہے۔ لیکن غور کر کے دیکھا جائے تو یہ حقیقت ظاہر ہوگی کہ اصول جمہوریت سب سے پہلے اسلام نے رائج کیا اور قومی نمایندگی یا خدمت خلق کے لئے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کے فرمان کے مطابق اس شخص کو مستحق قرار دیا جس کے دل میں خدا ترسی

حیثیت مذہبی اور خدا پرستی کا جذبہ ہو۔

اجماع امّت ۔ تقویٰ یعنی خدا ترسی اور دنیا جہان کے بادشاہ کی غلامی کو معیار عظمت قرار دینے کے بعد اسلام نے اصول جمہوریت کو رائج کیا یعنی جس شخص کو امت ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کے معیار کے مطابق سب سے بہتر پائیں اس کو اپنی امامت یا نمائندگی کے لئے منتخب کریں آجکل کے دنیاوی اصول کے مطابق نائب خدا کی جانشینی کے مستحق تو ان کے داماد حضرت علیؓ ہی تھے اور مسلمانوں کی ایک جماعت کا عقیدہ ہے کہ رسول خدا نے حضرت علیؓ کی جانشینی کی وصیت بھی فرمائی۔ مگر اجماع امت یعنی قوم کی رائے کے مطابق حضرت صدیق اکبر خلافت کے لیے منتخب کیے گئے۔ کیوں کہ اصول جمہوریت کے مطابق خدمت خلق کوئی ورثہ نہیں جو اولاد در اولاد چلے نظام اسلامی کا یہ کمال تھا کہ جب رائے عامّہ نے ایک شخص کو امیر منتخب کیا تو علما نے بھی رائے عامّہ کا احترام کیا اور صدیق اکبرؓ کے الکشن کی مخالفت نہ کی مسند وزارت پر جلوہ گر ہونے کے بعد حضرت صدیق اکبر نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ بھائیو! میں تم کو خدا کے بتائے ہوئے راستہ پر لے چلوں تو میرے ساتھ چلو اور مجھ سے اگر لغزش ہو جائے تو معاف کرنا۔ تو ایک پرجوش مسلمان نے کھڑے ہو کر کہا کہ اگر صراط مستقیم سے آپ کا قدم ڈگمگائے گا تو ہم تلوار کے ذریعہ آپ کو سیدھا کر دیں گے۔ خلفاء راشدین کا مقصد حیات یہ تھا کہ غلامان خدا اپنے بادشاہ کی فرمانبرداری کریں اور قانون الٰہی سے اگر کوئی ذرا سی سرتابی کرتا تو وہ تلوار لیکر اس کی سرکوبی کو کھڑے ہو جاتے چنانچہ حضرت صدیق اکبر کے زمانہ میں بعض لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو حضرت صدیق اکبر نے حکم خدا کے احترام کو برقرار رکھنے کے لئے ان لوگوں کے خلاف اعلان جہاد فرما دیا۔ خلفاء راشدین قانون الٰہی کو پیش نظر رکھتے تھے اور رسول اللہؐ کے طریقوں کی مکمل طور پر پیروی کرتے تھے اپنے نفس کو کسی بات میں دخل نہ دیتے تھے اور جو خدا و رسولؐ کا حکم ہوتا تھا اس کو نہایت دیانتداری کے ساتھ بجا لاتے تھے۔

(بسلسلۂ حادثہ) ۲۰ کا پی پریس میں جا چکی تھی کہ وطن کے نہایت ہردلعزیز اور ہونہار نوجوان منشی عبد العلیم علوی باسلی (محلہ رحیم باسط) کے ارتحال کی خبر وحشت اثر کی اطلاع ہوئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حادثہ بہت سخت ہے اور نہایت دلفگار۔ مرحوم کے ضعیف بوڑھے والدین۔ نوجوان بیوہ اور مجروح دل خوشدامن کے ہم تعزیت ادا کرتے اور مرحوم کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

معلوماتِ عامّہ

جاپان کی غیر عصمت فروش گانیوالیاں

جاپان کی "گائشا"، فنون لطیفہ اور تمدنی روایات کی محافظ ہوتی ہے

(از جناب نفیس احمد ایم۔ اے دہلوی)

فرض کیجئے آپ جاپان کے اُس حصّے میں جس پر جاپانیوں کا قبضہ ہو چکا ہے کسی شہر کے ریلوے اسٹیشن پر کھڑے ہیں۔ ہر طرف آپ کو گٹھیلے جسم کے جاپانی سپاہی تو نظر آئیں گے ہی مگر آپ دیکھیں گے کہ ریل کے کچھ ڈبوں میں سے ایک خاص وضع کی جاپانی مخلوق بھی اُتر رہی ہے۔ سفید چہروں والی نازک اندام عورتیں بجید باوقار اور بیش قیمت کمونو (جاپانی جبہ) میں ملبوس (اور بڑی آراستگی کے ساتھ) انکی ہمراہ بیش قیمت آلات موسیقی ہیں اور خادمائیں اور ملازموں کی سپردگی میں کافی ساز و سامان بھی بہت کافی تام جھام کے ساتھ یہ عجیب و غریب جاپانی نسوانی مخلوق جاپان سے آجکل ہر اُس جگہ بھیجی جا رہی ہے جہاں جاپانیوں کے قدم پہونچ چکے ہیں کیونکہ یہ مخلوق جاپان کی تہذیب و تمدن کی تربیت یافتہ اجارہ دار ہے جاپانی تہذیب کی بقا کی ضامن اسی نسوانی مخلوق کی ذات ہے۔ ان عورتوں کو جاپان میں "گائشا" کہتے ہیں۔

گائشا کے بارے میں ہندوستانیوں تک جو تھوڑی بہت معلومات پہونچ سکی ہیں اُن معلومات سے ہندوستانیوں کو اتنا ہی معلوم ہو سکا ہے کہ جاپان میں رنڈی کو گیشا (ہندوستان میں جاپانی لفظ گائشا کو غلطی سے گیشا کہا جانے لگا ہے۔) کہتے ہیں تو آپ کو یہ معلوم کر کے حیرت ہو جائیگی کہ حسین اور دلنواز نازک اندام جاپانی نسوانی مخلوق شاہدانِ بازاری بننے کے پیشہ کے خلاف بغاوت کر چکی ہے یہ بغاوت اس طبقہ نے دو سو برس پہلے کی تھی اس وقت سے انھیں گائشا یعنی ہستی لطیف کہا جاتا ہے۔ رقص موسیقی ساز بجانے گفتگو کرنے اور آداب مجلسی میں گائشا طاق ہوتی ہے اور اس کا پیشہ طوائفت کے دائرے سے باہر رہ کر جاپانی قوم کے لئے باعث دلبستگی بننا اور اپنی وجود سے جاپانی فنون لطیفہ اور آداب مجلسی کی روایات کو برقرار رکھنا ہے۔

جاپان کا نظام خانہ داری خالص قدیم مشرقی تمدن کا رنگ لے

ہوتے ہے یعنی شرفا کی خانہ نشین مستورات کے لئے فنون لطیفہ بالعموم ایک شجر ممنوعہ ہیں۔ مغربی تمدن میں رومانٹک کو (عشقیہ تعلقات کیلئے) شرفا کی سوسائٹی کی حدود میں رہکر بھی گنجائش ہے لیکن جاپان میں ایک گھر مخصوص ضابطہ کی بنیاد پر قائم ہوتا ہے اس لئے جن مردوں کو جذبات کی رنگ آرائیوں کی ضرورت پیش آتی ہے وہ گھروں کی تقدس گنہ چھوٹے ہوئے گائشا کے یہاں جاتے ہیں۔ گویا گائشا جاپان کی قومی زندگی کا ایک انسٹی ٹیوشن ہے (مگر اس سے بازاری عورت کا سا سلوک نہیں کیا جاسکتا)

جاپان میں خوبصورت لڑکیوں کے گائشا بننے کا رواج اسی طرح پڑا کہ قدیم زمانوں میں جاپانی ناخواستہ لڑکیوں کو فروخت کر ڈالتے تھے رفتہ رفتہ لڑکیوں کی یہ خرید و فروخت قومی زندگی کا ایک مستقل شعبہ بن گئی اب گائشا خریدنے والے تاجروں کے غول ہر سال دیہاتوں کے دورے پر نکلتے ہیں یہ لوگ زیادہ تر جاپان کے اُن شمالی اضلاع میں چکر لگاتے ہیں جن میں غربت و افلاس کے مارے ہوئے باشندے بستے ہیں۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ ہر سال یہ لوگ دس ہزار لڑکیاں خرید لاتے ہیں آٹھ برس سے لیکر بارہ برس تک کی حسین و ذہین ترین لڑکیوں میں سے بہترین لڑکیاں چنی جاتی ہیں اور اُن کی اوسطاً سوا پانچسو روپیہ تک قیمت ادا کی جاتی ہے۔

گائشا بننے والی لڑکی کو اس قسم کے عوض پانچ برس تک کام کرنا پڑتا ہے جو بیش قیمت لباس یہ لڑکی پہنتی ہے۔ اُن کی وجہ سے یہ پانچ برس تک بلامعاوضہ کام کرنے کے دوران میں بھاری قرضوں کے بوجھ کے نیچے دب جاتی ہیں چنانچہ پانچ برس تک بلامعاوضہ کام کرنے کے بعد ان قرضوں کو بے باق کرنے کے لئے انہیں مزید چند سال بلامعاوضہ کام کرتے رہنا پڑتا ہے۔ بیش قیمت لباس کے علاوہ گائشا کو بیش قیمت تربیت گاہوں میں بہت زیادہ قیمتی تربیت بھی دی جاتی ہے اس کا خرچ بھی گائشا ہی پر ڈالا جاتا ہے۔

ان تربیت گاہوں میں گائشا کو رقص و سرود اور ساز نوازی کی دقیق ترین تعلیم دیجاتی ہے۔ فن رقص کی ایک ایک گت پر اُس کو عبور حاصل کرایا جاتا ہے اور موسیقی کے فن سے اسے گہری واقفیت پیدا کرنی پڑتی ہے۔ چنانچہ جب گائشا تربیت کے بعد فارغ تحصیل ہو کر تربیت گاہ سے نکلتی ہے تو وہ رقص و نغمہ میں اتنی کامل فن ہوتی ہے کہ اُس کی ایک ایک گت اور اُس کی ایک ایک تان پر محفلیں کی محفلیں تڑپ اُٹھتی ہیں گائشاؤں کو تربیت دینے کے لئے۔ ٹوکیو کیوٹو اور اوساکا میں خاص ادارے ہیں۔

تین برس تک رقص و نغمہ مصوری شاعری اور ادبیات کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد لڑکی ہانگ یوکو (نصف گائشا) بنتی ہے اس حالت میں اس کا کام یہ ہوتا ہے کہ محفل میں فارغ تحصیل گائشائیں ناچتی گاتی ہیں مگر یہ صرف ساز نوازی کرسکتی ہیں۔ اٹھارھویں برس اُسے ایک امتحان دینا پڑتا ہے جس میں کامیاب ہوجانے کے بعد وہ مکمل گائشا بن جاتی ہے۔

گائشا کا وجود جاپان میں کتنا بیش قیمت سمجھا جاتا ہے اس کا اندازہ آپ اس بات سے لگائیے کہ گائشا کے ایک گھنٹہ کی قیمت تقریباً چھ روپیہ سے لیکر ساڑھے بائیس روپیہ تک ہوتی ہے۔ جنوری کے مہینہ میں جاپان میں دعوتوں اور تقریبات کا بہت زور ہوتا ہے۔ اس زمانے میں ایک گائشا ایک ایک دن میں کئی کئی ہزار روپئے پیدا کرتی ہے۔ اس رقم میں سے گائشا کو تو کم ہی حصہ ملتا ہے کیونکہ اُس پر قرضوں کا بھاری بوجھ لدا ہوتا ہے۔ البتہ گائشائیں خریدنے والے بہت فائدے میں رہتے ہیں۔

اگر کوئی گائشا اپنے پیشہ کو ترک کرکے ازدواجی زندگی بسر کرنی چاہے تو اُس کے ہونے والے شوہر کو تمام قرضے چکانے پڑتے ہیں مگر کوئی شوہر اُسے نصیب ہوا نہو گائشا ایک طوائف کی زندگی بسر کرنے پر کبھی آمادہ نہیں ہوتی۔ ممکن ہے کہ آپ دور سے اس امتیاز کو اچھی طرح نہ سمجھ سکیں۔ جو ایک طوائف اور ایک گائشا میں ہے۔ مگر بہر حال جاپانی اس فرق کو سمجھتے ہیں۔ اس امتیاز کو قائم رکھنے کا اصلی سبب یہ ہے کہ جاپان میں فنون لطیفہ اسی گائشا طبقہ کے دم سے تازہ ہیں اور جاپانیوں نے اس کوشش سے اس طبقہ کو برقرار رکھا ہے کہ ریڈیو اور ریکارڈ تک بھی گائشاؤں کے رقص و نغمہ کی اہمیت کو ماند نہیں کرسکے ہیں ہر محفل میں ایک گائشا ضرور بلائی جاتی ہے خواہ اس کے وقت کی کتنی ہی قیمت دینی پڑے اور یہ قیمت اس لئے بخوشی ادا کی جاتی ہے کہ جاپانی فنون کی بقا کی ضامن گائشا عصمت فروشی پر مجبور ہو کر اپنے لقب (ہستی لطیف) کے دامن پر دھبہ نہ لگائے۔ غرض گائشا جاپان کے نظام زندگی کی

ایک عجیب وغریب لطیف عنصر ہے۔ (دین دنیا)

راہ تکیں چت چور

(نسیم سندیلوی، ایم۔ اے)

(ترائی کے چھوٹے چھوٹے دو گاؤں کو ایک پہاڑی ندی الگ کرتی ہے۔ دن چھپے ایک عورت اپنے گاؤں واپس جانے کے لئے ملاح سے منت کر رہی ہے۔ ندی بڑھ رہی ہے۔ آسمان پر بادل چھائے ہیں اور ملاح جانے کے لئے تیار نہیں ہوتا)

جانا ہے سجن کے دوار۔ پار — ندیا کے اس پار۔ پتوار چلا مانجھی پتوار
چل چل رے۔ لے چل اُس پار

چندرما نکلے چھپ جائے — بادل رہ رہ کے منڈلائے
ناؤ بڑی ہچکولے کھائے — ناہیں — مانجھی تو نا جائے

ہم سے ناہیں چلے پتوار۔ کیسے چلے پتوار

پیا ملن میں تو جاؤں گی — جاؤں گی۔ نہیں میں جاؤں گی
ساتھ مجھی کو لے جاؤں گی — ڈھیر سے پیسے دلواؤں گی

چل چل رے مانجھی پار چلا چل

رات ہے گھُپ اندھیاری — لہریں اُٹھیں بھاری بھاری
بیسے تو جان ہے پیاری — کاہے کرت مجھ سے ڈھٹیاری

میں تو کبھی نا جاؤں۔ کاہے جاؤں

سچ ہے یہ طوفان ہے بھاری — اور بیسے جان ہے پیاری
رکھوالی ہے کرشن مراری — پار لگے گی ناؤ ہماری

پر ہو کبھیوں ہاد مانجھی۔ چل مانجھی لے چل

(مانجھی کا دل پسیج اٹھتا ہے اور وہ ہمدرد نظروں سے عورت کی طرف دیکھتا ہے۔ عورت کے دل میں آس پیدا ہوتی ہے اور وہ بھیانک رات کی تاریکیوں سے پرے دریا اُس پار کچھ دیکھنے کی کوشش کرتی ہے۔ مانجھی بت کی طرح خاموش ہے)

کرشن مراری سب کو پیالے — چاہیں لگائیں ہم کو کنارے
دیوتا آوت جتنا دوارے — نیا چھوڑوں کس کے سہارے

دیوی مجھی مندر میں پراچین مانجھی تو نا جائے

(لہریں کچھ تیز ہو جاتی ہیں کشتی ایکبار کنارے ٹکراتی ہے۔ بادل زور سے گرجتا ہے)

ایشور کا کچھ گیان نہیں ہے — پیسہ کا بھی دھیان نہیں ہے
آسمان پہ طوفان نہیں ہے — پر کیا تو بلوان نہیں ہے

پیاں پڑوں میں تہارے ۔ لے چل مانجھی

(بجلی زور سے چمک کر تیرہ و تار فضا کو کچھ دیر کے لئے روشن کر دیتی ہے)

بلوان ہوں نہیں۔ بلوان ہوں میں — بات پر آ جاؤں طوفان ہوں میں
دھرتی کا جیون۔ پران ہوں میں — دہقان ہوں میں۔ دہقان ہوں میں

آ بیٹھ رے ناری۔ مانجھی لے جائے پار

(عورت کشتی میں بیٹھ جاتی ہے اور خوشی سے گنگنانے لگتی ہے۔ اُسے اپنے سوامی سے ملنا ہے۔ وہ طوفانی لہروں کے ساز پر اُمید کے دھن میں آنیوالے خطرہ سے بے پرواہ گاتی جا رہی ہے۔ ملاح انسانی ارادہ اور عظمت سے اپنے بازوؤں پر پورا بھروسہ رکھتے ہوئے کھیتا جا رہا ہے)

ہوا تم دھیرے بہو — ندیا تم دھیرے بہو
موری راہ تکیں چت چور

دھیرے بہو۔ دھیرے بہو — دھی — لے

عورت کی آواز پر لہروں کی آواز غالب آتی ہے۔ اور کشتی رات کے اندھیرے میں آنکھوں سے اوجھل ہو جاتی ہے۔ ایکبار پھر بجلی چمکتی ہے اور اُس کی روشنی میں ندی کے دوسرے کنارہ پر ایک تندرست انسان ایک دھندلے نقطہ کی طرح دکھائی دیتا ہے۔ کشتی چلی جا رہی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام کائنات گنگنا رہی ہے۔ راہ تکیں چت چور۔

(اضطراب)

فہرست طلباء قصبہ کاکوری بابتہ ۱۹۴۲ء

(۱) اوصاف علی عباسی، محلہ قلعہ۔ ایل۔ ایل۔ بی (سال اوّل) عثمانیہ یونیورسٹی۔
(۲) محمد کرم علی عباسی، ۔ " " ۔ بی۔ اے (فائنل) " " " "
(۳) حسن ابن ضیا علوی۔ " تاڑتلہ۔ " (") ۔ الہ آباد یونیورسٹی)
(۴) لئیق الدین احمد علوی " مولوی گنج۔ " (سال اوّل)۔ لکھنؤ یونیورسٹی۔
(۵) اکبر علی علوی ۔ " تاڑتلہ۔ " (") ۔ الہ آباد یونیورسٹی۔
(۶) کمال الدین علوی۔ " ۔ " (") ۔ لکھنؤ یونیورسٹی

(۷) اعلاء الدین کرانی۔ محلہ۔ تاڑ نگر۔ بی۔ اے۔ (سال اوّل) لکھنؤ یونیورسٹی
(۸) وقار احمد صدیقی۔ " ۔ چودھری محلہ۔ " ۔ " (") " " "
(۹) حسن کمال عباسی۔ " ۔ قاضی گڑھی۔ " ۔ " (") " " "
(۱۰) سید اشفاق رسول۔ " ۔ کوٹھی تلہ۔ " ۔ " (") " " "
(۱۱) سردار الدین علوی۔ " ۔ مولوی محلہ۔ ایف۔ اے (فائنل) ریڈ کرسچین انٹرمیڈیٹ کالج لکھنؤ
(۱۲) غلام مرتضیٰ عثمانی۔ " ۔ ولی نگر۔ " ۔ " (") " " " "
(۱۳) عبد القدیر ۔ " ۔ قاضی گڑھی۔ " ۔ (") " " " "
(۱۴) افضال احمد علوی۔ " ۔ باؤلی۔ " ۔ (") پرائیویٹ جوبلی انٹر کالج
(۱۵) مس حمیرہ خاتون۔ " ۔ مولوی محلہ۔ " ۔ (") دہلی۔
(۱۶) بشیر احمد صدیقی۔ " ۔ چودھری محلہ۔ " ۔ (") گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج فیض آباد
(۱۷) سید اخلاق رسول۔ " ۔ کوٹھی تلہ۔ " ۔ (سال اوّل) ریڈ کرسچین انٹرمیڈیٹ کالج لکھنؤ
(۱۸) محمد خلیل یوسفی۔ " ۔ احاطہ کرامت اللہ خاں صفا۔ " ۔ (") گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج الہ آباد
(۱۹) مس سعیدہ بانو عباسی۔ " ۔ احاطہ غلام جیلانی۔ " ۔ (") مسلم انٹرمیڈیٹ کالج لکھنؤ
(۲۰) توقیر الدین علوی۔ " ۔ مولوی محلہ۔ میٹرک (فائنل)
(۲۱) عشرت علی علوی۔ " ۔ تاڑ نگر۔ " (") امیر الدولہ اسلامیہ ہائی اسکول لکھنؤ
(۲۲) عبد الحلیم ولد حافظ عبد الرحیم " ۔ چودھری محلہ۔ " (")
(۲۳) انتصار الدین علوی۔ " ۔ مولوی محلہ۔ " (") گورنمنٹ ہائی اسکول فتحپور۔
(۲۴) عزت علی " ۔ مولوی محلہ۔ " (") یونین اکاڈمی ہائی اسکول دہلی
(۲۵) مس قمر بیگم بنت اعجاز حسین مرحوم " ۔ نخبیہ تلہ۔ " (") اورنگ آباد دکن
(۲۶) راحت علی ۔ " ۔ مولوی محلہ۔ " (سال اوّل) دہلی
(۲۷) اشتیاق علی علوی۔ " ۔ تاڑ نگر۔ " (") مسلم یونیورسٹی اسکول علیگڑھ
(۲۸) سید صباح الدین کرانی۔ " ۔ چیلوں تلہ۔ " (") امیر الدولہ اسلامیہ ہائی اسکول لکھنؤ
(۲۹) محتشم الدین علوی۔ " ۔ مولوی محلہ (اوّل) سی۔ ٹی (فائنل) گورنمنٹ ٹریننگ کالج لکھنؤ
(۳۰) مس شمیم بانو بنت حبیب الدین کرانی مرحوم۔ تاڑ نگر۔ منشی " " پرائیویٹ۔ الہ آباد یونیورسٹی
(۳۱) مس عقیلہ بانو (بنت سید معراج رسول) کوٹھی تلہ۔
(۳۲) مس شکیلہ فاطمہ علوی (بنت حکیم شبیر الحسن) تاڑ نگر۔ منشی۔ پرائیویٹ۔ الہ آباد یونیورسٹی
(۳۳) مس سلطانہ فاطمہ " " " " " ۔ " " "
(۳۴) مس جمیلہ خاتون (بنت عرفان حسین مرحوم) " ۔ میٹرک (جونیئر)
(۳۵) مس ذکیہ بانو کرانی (بنت حبیب الدین مرحوم) تاڑ نگر۔ ٹریننگ (سال اوّل)
(۳۶) مس عذرہ بانو (بنت سمیع الدین) محلہ تاڑ نگر۔ مڈل ورنیکولر۔
(۳۷) مسماۃ سمیع النساء (پوتی ڈپٹی حبیب اللہ مرحوم) محلہ باؤلی۔ لوور مڈل۔

وطن کی خبریں

نوٹ:۔ اعزہ و احباب اور جملہ اہل وطن سے جو باہر ہیں خواہ وطن میں عرض ہے کہ اپنے یہاں کی قابل اندراج خبریں و اطلاعات دفتر میں روانہ کر کے مشکور کرتے رہیں۔ (اڈیٹر)

موسم۔ مطلع صاف رہتا ہے۔ ہوا اکثر تیز چلتی ہے۔ دھوپ میں کافی گرمی محسوس ہوتی ہے۔ رات کو ابھی خنکی ہوتی ہے۔ برآمدوں اور دالانوں میں رضائی اوڑھنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ رات کو مچھر باعث اذیت ہوتے اور دن میں مکھیاں تکلیف دیتی ہیں مجموعی حیثیت سے موسم خوشگوار ہے فصل ربیع کٹنا شروع ہو گئی ہے۔ نیا غلہ بازار میں آنے لگا ہے۔ نرخ میں کچھ اضافہ ہوا۔ نئے گیہوں کے بازار میں آنے سے غلہ کی عدم دستیابی کی شکایت رفع ہو گئی۔ آم کے باغات ابھی بکنا نہیں شروع ہوئے ہیں فصل اوسط درجہ کی بیان کی جاتی ہے۔

آب و ہوا۔ کوئی خاص شکایت نہیں سنی گئی۔ تداخل فصلین کی وجہ سے نزلہ و زکام اور اعضا شکنی کی تکلیف ہونا بیان کیا جاتا ہے۔

مسلم لیگ۔ (۱) حسب ہدایت صوبہ مسلم لیگ ۱۸ مارچ سنہ ۴۲ء کو سال رواں کے لئے عہدہ داران و ممبران مجلس عاملہ ضلع لیگ کے لئے نمائندگان کا انتخاب عمل میں آیا شیخ کاظم رضا صدیقی ایم۔ اے ایڈوکیٹ لکھنؤ سے مہتمم انتخابات مقرر ہو کر آئے تھے۔

(صدر) الحاج ڈپٹی امیر احمد صاحب بی۔ اے، (نائب صدر) شیخ محمد ایوب صاحب و حاجی محمد حسن صاحب (سکریٹری) قاضی اشہد علی خاں (خزانچی) قاضی راشد علیخاں بی۔ اے۔ (جوائنٹ سکریٹری) مولوی سلطان یاور حکیم محمد اسمٰعیل خاں (ممبران) سید محمد مشیر الدین۔ مولوی عبد السلام صفا شیخ حشمت علی۔ چودھری مصطفےٰ علی۔ مولوی احسن مجتبیٰ۔ مولوی [illegible] حاجی واجد علی۔ منشی فدا حسین خاں۔ مولوی ضمیر الدین۔ منشی محمد کامل خاں حافظ لال محمد۔ منشی محمد حسین۔ شیخ محمد صدیق (موضع بلیا) شیخ عزیز حسن (موضع مظفر کھیڑہ) شیخ بانکے خاں (خوشحال گنج)

(نمائندگان برائے ضلع لیگ) حاجی محمد حسن۔ قاضی راشد علی خاں۔ شیخ محمد شہاب الدین۔ مولوی سلطان بادر۔ مولوی ضمیر الدین۔ قاضی ارشد علی۔ مولوی عبدالسلام صفا۔ مولوی احتشام الدین۔ حکیم محمد اسمٰعیل خاں۔ مولوی احسن مجتبیٰ۔ مسٹر عبدالعزیز۔ حافظ محمد حسین۔ منشی حافظ علی۔ مولوی احترام الدین۔ حافظ نفر الملک۔ شیخ محمد رفیق۔ شیخ احتشام حسین (مظفر کشرہ)

(۳) حسب ہدایت آل انڈیا مسلم لیگ، کاکوری لیگ کے زیر اہتمام ۲۳ مارچ سنہ ۴۲ء کو "یوم پاکستان" کے سلسلہ میں بعد نماز عشا ایک جلسۂ عام دفتر مسلم لیگ کے وسیع صحن میں زیر صدارت قاضی راشد علی خاں، بی۔ اے منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ سید احمد شفیع زیدی، بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی سکریٹری ضلع مسلم لیگ نے اپنی تقریر میں مسلمانوں کو اپنی تنظیم پر مستعدی اور قوت کے ساتھ قائم رہنے کی تلقین کرتے ہوئے "پاکستان" کی پورے طور پر وضاحت کی اور حاضرین کو پُرزور الفاظ میں ذہن نشین کرایا کہ "پاکستان" کی کیوں ضرورت ہے۔ ساتھ ہی موجودہ فضا پر بھی روشنی ڈالی۔ زیدی صاحب کی تقریر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی اُس کے بعد حسب ذیل رزولیوشن پیش ہو کر نہایت جوش و خروش اور اللہ اکبر کے نعروں کی گونج میں بالاتفاق منظور ہوا۔

"کاکوری کا یہ جلسۂ عام آل انڈیا مسلم لیگ کے نصب العین "پاکستان" کی پُرزور تائید کرتا ہے اور ہندوستان کی تمام سیاسی گتھیوں کا واحد اور مستقل حل تصور کرتا ہے۔ اور قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ پر کلی اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے موصوف کو اس امر کا اطمینان دلاتا ہے کہ اس مقدس مقصد کے حصول و کامیابی کے لئے کاکوری مسلم لیگ کا ہر فرد ہر قسم کی قربانی کے لئے آمادہ ہے۔" مجمع بہت اچھا تھا۔ جلسہ سے پہلے مسلم نیشنل گارڈ بریگیڈ کا مسٹر احمد علی علوی سالار ضلع نے معائنہ کیا اور بعد ختم جلسہ کاکوری کے خاکسار جماعت نے اپنی تنظیم کا مظاہرہ کیا تھا۔

تقریب ختنہ ۔ اطلاع ملی ہے کہ مولوی نصیر الدین علوی برادر خورد مولوی سعید الدین مرحوم (مولوی محلہ) کے لڑکوں کا ختنہ ۱۰ صفر (۴ مارچ سنہ ۴۲ء) کو بمقام موضع بارہ ضلع مونگیر ہوا تھا لڑکے اچھے ہیں۔

زیارات موئے شریف ۔ (۱) ۲۴ مارچ سنہ ۴۲ء کو بمقام مولوی محلہ (مسجد بارہ دری) میں اہلیہ سید ثابت علی عباسی (محلہ قلعہ) نے موئے شریف کی زیارت کرانے کا انتظام کیا تھا۔ کافی تعداد میں خواتین نے زیارت کی اور شیرینی تقسیم ہوئی۔ بعد زیارت عام حاضرین بیبیوں کو داعی صاحبہ نے اپنے مکان پر پُرتکلف ایٹ ہوم (عصرانہ) دیا۔ ناشتہ میں متعدد اور بکثرت چیزیں تھیں۔

(۲) حسب دستور ۱۱ ربیع الاوّل (۲۹ مارچ) یکشنبہ تکیہ تلہ زنانہ میں اور ۱۲ ربیع الاوّل (۳۰ مارچ) دوشنبہ تکیہ شریف پر مردانہ میں عام زیارتیں ہوئیں دونوں جگہ کا مجمع بہت کثیر تھا اور بعد زیارات حاضرین کو مٹھائی تبرک میں تقسیم کی گئی۔

(نوٹ) مولوی محلہ میں زیارت موئے شریف ۲۴ ربیع الاوّل (۱۱ اپریل سنہ ۴۲ء) سنیچر کے دن ہوگی۔

ولادت ۔ ۲۳ و ۲۴ مارچ سنہ ۴۲ء کی درمیانی شب میں حافظ حسن احمد علوی خلف اکبر حاجی محمد حسن علوی (شیخ سعدی محلہ) کے گھر میں بمقام لکھنؤ فرزند تولد ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ زچہ و بچہ بخیریت ہیں اللہ تعالیٰ مولود کی عمر دراز کرے اور پروان چڑھائے۔

ڈیفنس کمیٹی ۔ ۹ مارچ سنہ ۴۲ء کو جو مشاورتی جلسہ ہوا تھا اور جس میں ۹ اشخاص کی ایک کمیٹی بنائی گئی تھی اُس نے ایک لائحہ عمل تجویز کر کے ۱۰ مارچ کو جلسۂ عام میں ...... پیش کیا جو ترمیم و تنسیخ کے بعد منظور ہو کر عملدرآمد شروع ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ سُنا ہے کہ ۱۲ وارڈ قائم کئے گئے ہیں اور ہر وارڈ میں تین تین اشخاص کو ذمہ دار قرار دے کر کم سے کم پچیس آدمیوں کی ایک کمیٹی ہر وارڈ میں بنانا طے کیا گیا ہے۔

کانگریس کا جلسۂ عام ۔ سُنا ہے گزشتہ ہفتہ میں اسپتال کے میدان میں کانگریس کا جلسہ ہوا تھا جس میں شرکت کے لئے لکھنؤ سے بعض لیڈران آئے تھے۔ افسوس ہے پوری تفصیل جلسہ کی معلوم نہ ہو سکی۔

اعزاز ۔ آگرہ کی ایک اطلاع سے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ خاں صاحب حاجی انعام علی عباسی (مولوی محلہ) جو آنریری افسر انچارج اے۔ آر۔ پی۔ اور آنریری رکروٹنگ افسر تھے اب ۲ مارچ سے آنریری مجسٹریٹ بھی

ہو گئے ہیں۔ نیز بہ کرہ ۱۵ مارچ ۴۲ء کو کمشنر صاحب آگرہ ڈویژن نے جو دربار منعقد کیا تھا اُس میں حاجی انعام علی عباسی کو گھڑی انعام میں ملی اور اُن کے بھائی مشیر علی عباسی، اور خیر ڈسٹرکٹ بورڈ کو سند خوشنودی عطا ہوئی ہے۔ ہم حاجی انعام علی عباسی کو اعزازات حاصل ہونے پر دلی مخلصانہ مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اس سے زیادہ اعزاز کے وہ مستحق قرار پائیں۔ مشیر علی عباسی بھی پُر خلوص مبارکباد قبول کریں اور خدا کرے وہ اپنی برادر بزرگ کی طرح اعلیٰ مدارج حاصل کریں

تقرری ۔ دلی مسرت کے ساتھ یہ خبر سُنی جائیگی کہ وطن کے ایک اور ہونہار نوجوان محمد آصف علوی خلف اصغر منشی منظور علی علوی (محلہ تحیہ) کو فوج میں کمیشن ملا ہے اور وہ ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

صحت و سکون ۔ (۱) منشی شفیع الدین کرمانی (حاڑ ٹولہ) اب بفضلہ اچھے ہیں ازالۂ مرض ہو چکا ہے صرف ضعف باقی ہے جو بتدریج دفع ہو جائیگا۔ لکھنؤ سے آ گئے ہیں۔

(۲) منشی محمد جواد علوی (محلہ قصبہ) کے مسہل ہو رہے تھے جو ختم ہو گئے مسہلوں میں مادہ کا کافی اخراج ہوا ضعف البتہ بڑھ گیا ہے۔ مرض (فالج) میں افاقہ معلوم ہوتا ہے۔ کمزوری و نقاہت کیوجہ سے اختلاج بھی بعض وقت ہوتا ہے۔ خدا کرے مسہلوں کے اثرات زائل ہونیکے بعد مرض میں معتد بہ فائدہ ہو۔

علالتیں ۔ (۱) معلوم ہوا ہے کہ بیوۂ مولوی مجید الدین عباسی مرحوم (قاضی گڑھی) کی ایک آنکھ لکھنؤ میں قدح ہوئی تھی۔ آپریشن کے بعد آنکھ میں درد گردہ کیوجہ سے پیچیدگی پیدا ہو گئی ہے جس کی وجہ سے مریضہ کو تکلیف ہے۔ خدا کرے یہ شکایت عارضی ہو اور مریضہ کی آنکھ پر کوئی ناگوار اثر نہ پڑے۔ اور صحیح و تندرست ہو کر کاکوری واپس آئیں۔

(۲) اہلیہ منشی محمد ابن علی علوی (چاند محل) دفعتاً شدید بیمار ہو گئیں ہیں۔

(۳) والدہ مولوی ضمیر الدین علوی (قاضی گڑھی) کو گذشتہ عشرہ میں شدید درد گردہ کا دورہ ہو گیا جس نے اور بھی نڈھال و ضعیف کر دیا ہے۔ غذا پہلے ہی کم ہو رہی تھی اب درد کیوجہ سے ڈاکٹر معالج نے غذا میں اور بھی تخفیف کر دی ہے۔ ورم جگر میں پہلے سے کچھ تخفیف ہے خدا کرے مریضہ کو جلد صحت ہو۔

(۴) معلوم ہوا ہے کہ اہلیہ رفیق احمد علوی (محلہ باڈلی) کا کوٹھے سے گرنے کیوجہ سے ہاتھ اُکھڑ گیا ہے۔ ڈاکٹر نے ہڈی بٹھانے کی کوشش کی لیکن کہا جاتا ہے۔ ابھی ہڈی صحیح طور پر بیٹھی نہیں ہے۔ اب پھر ہڈی کو درست کرنے کی کوشش کی جائیگی۔ خدا کرے ہڈی ٹھیک طور پر بیٹھ جائے۔

متفرقات ۔ (۱) حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ کا فاتحہ سالانہ تکیہ شریف پر ۱۹ ربیع الاوّل ۶۱ھ (۵ اپریل ۴۲ء) یکشنبہ کو بعد نماز مغرب ہوگا۔

(۲) شیخ شوکت علی عباسی جو کانپور میں حلیم مسلم انٹرمیڈیٹ کالج کے دفتر میں بطور ہیڈ کلرک کام کر رہے تھے مستعفی ہو کر سُنی وقف بورڈ کے دفتر میں لکھنؤ آ گئے ہیں۔

(۳) الہ آباد سے اطلاع آئی ہے کہ حسین محمد عرف حیدری سلمہٗ و شبیر احمد سلمہ اخلاف منشی مشیر احمد علوی القادری ناظر بی۔ اے۔ کو توسیع تعلیم کے جلسہ میں تقریر کرنے کے سلسلہ میں انعامات ملے ہیں۔ باری تعالےٰ بچوں میں اور جوش و ہمت پیدا کرے اور وہ تحریر و تقریر دونوں میں نمایاں خصوصیات حاصل کریں۔

حادثہ ۔ دلی افسوس سے ہم نے اس خبر کو سُنا کہ شیخ مختار احمد خلف اکبر شیخ ابوالحسن صدیقی بجنوری ثم الکاکوروی نے ۱۷ مارچ ۴۲ء کو بمقام اودری انتقال کیا انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم ہائڈروسیل اپریشن کے لئے اودری ایک شناسا ڈاکٹر کے پاس گئے تھے۔ اپریشن کامیاب ہوا اور ہوش بھی جلد آ گیا۔ لیکن زخم سے رات کو خون آتا رہا اور درد کی تکلیف شدید رہی۔ ڈاکٹر نے انجکشن بھی دیا۔ کرب و بیچینی میں قلب کی حرکت بند ہو گئی۔ مرحوم بہت نیک اور صالح نوجوان تھے اور اپنے عقائد و مذہب میں بڑے پکے تھے۔ ہم کو اس حادثہ میں مرحوم کے والدین و دیگر اعزہ سے دلی ہمدردی ہے اور اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا کرے اور پسماندگان خصوصاً بوڑھے والدین کو صبر جمیل کی توفیق عطا ہو۔

سیّد توسل حسین کے زیر اہتمام یونائیٹڈ انڈیا برقی پریس لکھنؤ میں چھپوا کر سیّد محمد شبیر الدین نے دفتر کاکوری اخبار مولوی محلہ (لال الی) کاکوری سے شائع کیا۔